طالبات کو تقریر سکھانے والی بہترین کتاب

خطباتِ خواتین

مؤلف

حضرت مولانا احسان محسن صاحب قاسمی

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کٹیسرہ مظفرنگر

مکتبہ طیبہ دیوبند یوپی

۲۴۷۵۵۴

طالبات کو تقریر سکھانے والی بہترین کتاب

خطباتِ خواتین

الحاج الحافظ القاری مولانا محمد احسان محسن قاسمی

ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم و مؤسس مدرسہ حضرت
خدیجۃ الکبریٰ للبنات قصبہ کوٹیسرہ، ضلع مظفر نگر (یوپی)

مکتبہ طیبہ

نزد سفید مسجد، دیوبند، ضلع سہارنپور (یوپی)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب	خطباتِ خواتین
مؤلف	مولانا احسان محسن قاسمی
کتابت	عمران کمپیوٹرس مظفر نگر
باہتمام	محمد طیب قاسمی
ناشر	مکتبہ طیبہ دیوبند

Poone.: 01336-224017
Mobile.: 09412558230

ملنے کا پتہ

مکتبہ طیبہ

نزد سفید مسجد، دیوبند، ضلع سہارنپور (یوپی)

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرضِ مصنف	۵
۲	توحید	۷
۳	رحمۃ للعالمینؐ	۱۱
۴	نماز	۱۵
۵	اعجازِ قرآن	۱۸
۶	شریعت میں عورت کا مقام	۲۱
۷	قربانی	۲۳
۸	پردے کی اہمیت	۲۶
۹	فضیلت علم قرآن	۲۹
۱۰	خواتین امت کی ذمہ داری	۳۴
۱۱	اصلاحِ معاشرہ	۳۸

لاڈلے رسول کی چہیتی بیٹی

مؤلف: علامہ محمد عبدالرؤف بن علی المناوی

مترجم: مولانا محمد تسین صاحب مدیقی

موجودہ زمانے کے مسلمانوں کیلئے ایک بہترین نمونہ جو کہ ان کے سامنے پیش کیا جا سکے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی حیات مبارکہ ہے اور ہمارے باپ داداؤں اور ماؤں کیلئے ان کے والد محترم (جناب رسول اللہ ﷺ) میں درس محبت اور ان کے نام میں اور ان کی ولادت باسعادت میں درس عبرت ہے۔

یہ کتاب حضرت فاطمہ زہراؓ کے حالات میں ہے اس میں آپ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عملی زندگی کے بارے میں دلچسپ معلومات ملیں گی نیز اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عبادات اور فکر آخرت پر مبنی قابل اقتداء اور اثر انگیز کارناموں کی جھلکیاں موجود ہیں۔ قیمت 30/00

گناہوں کا سمندر اور رحمتِ الٰہی کی وسعت

مؤلف: مولانا محمد ارسلان صاحب۔

اس وقت امت کا ایک بڑا طبقہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو چکا ہے اور حتیٰ کہ لوگ رحمت الٰہی سے مایوسی کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، حالانکہ اللہ کی رحمت سے ناامیدی گناہِ کبیرہ ہے۔ موجودہ دور میں اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جو رحمت الٰہی سے ناامید ہونے والوں کیلئے سرچشمۂ حیات ہو۔

اس کتاب میں تفصیل اور مثالوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جب بندہ نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر اس کی رحمت کی وسعت بندے کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ قیمت 90/00

عرضِ مصنف

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد:

موجودہ دَور میں جبکہ لڑکیوں کے والدین اپنی بچیوں کو حصولِ علم دین کیلئے مواقع فراہم کررہے ہیں، قرآن وحدیث سمجھنے کیلئے مدارس میں داخلے دلوارہے ہیں، یہ نہایت خوش آئند بات ہے اور لڑکیاں صرف ونحو، منطق وفقہ کو سمجھنے میں ہمت افزاں صلاحیت رکھتی ہیں، اس سلسلے میں نصابی کتب تو لڑکوں لڑکیوں کی داخل نصاب ہیں، لیکن طالبات کو خطابت کے میدان میں تذکیر کے صیغوں کو تانیث بنانے میں مشکل پیش آتی ہے، اسلئے وقت کی ضرورت کے پیش نظر طالبات کیلئے مختلف عنوانات پر تقاریر جمع کی گئی ہیں۔

واضح رہے کہ یہ تقاریر مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کی طالبات نے اپنی انجمن اصلاح البنات کے ایک بڑے جلسے میں کی تھیں، جس میں آپا اقلیمہ دیوبندی سمیت کئی ایک عالمات نے شرکت کی تھی۔ مدرسہ سے مذکورہ طالبات نے اپنی تقاریر کتابی مشکل میں شائع کرنے کی درخواست کی اور مدرسہ ہٰذا کی معلّمہ عزیزہ گلبہار انجم نے یہ سب تقاریر ایک جگہ جمع کردیں۔ دراصل یہ انہیں کی کاوش اور کوشش ہے میں نے اسکو خوب سنا جس سے میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ

کتاب طالبات کیلئے مفید سے مفید تر ثابت ہوگی، اس کے اندر جو عنوانات ہیں وہ میں نے طالبات کیلئے نہایت سلیس زبان میں لکھے ہیں، جس سے ابتدائی طالبات بآسانی سمجھ سکیں اور اپنا مافی الضمیر خواتین کے سامنے پیش کرسکیں۔

بچیوں کیلئے تقاریر کی کوئی کتاب میرے علم میں نہیں آئی اسلئے ہی میں نے مدرسہ ہذا کی بچیوں کی جمع شدہ تقاریر شائع کرانے کا عزم کیا۔ علماءِ کرام کے مشورے کے پیش نظر اسکی تصنیف کو اپنی طرف منسوب کیا ہے، ورنہ اصل محنت مدرسہ ہذا کی معلّمہ گلبہار انجم اور میری بیٹی عزیزہ طلعت انجم کی ہے، میں نے اسکا نام ''تحفۃ الطالبات'' رکھا ہے۔

احسان محسن قاسمی

توحید

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَهٗ:
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْمِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ.
اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ. وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

اسی کی ذاتِ واحد مکاں سے لامکاں تک ہے
اسی کی ملکیت ہے یہ تمام عالم جہاں تک ہے

جنابِ صدر جلسہ اور بے حد ادب اور احترام کے لائق میری ماؤں اور بہنو! اسلام تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے، ایمانیات، عبادات اور معاملات۔ اس میں ایمانیات یعنی عقائد کی درستگی اصل چیز ہے، عقیدہ اگر درست نہیں تو کوئی عبادت سودمند نہیں، اور آخرت کے اعتبار سے معاملات کی درستگی بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اسلئے سب سے پہلے عقیدہ توحید کو جان لینا اور بخوبی سمجھ لینا کافی ہے۔

پیاری ماؤں اور بہنو! توحید کا مطلب ہے اللہ کو ایک ماننا اور یہ کہ ساری دنیا کا وہی خالق و مالک ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے، وہی مرض دیتا ہے اور وہی شفاء دیتا ہے، وہی کل مخلوق کا رازق ہے، اسکی مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہلتا، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک وساجھی نہیں، چاند سورج ستارے، دریا سمندر، غرض یہ کہ کائنات کی ہر چیز اسکے حکم کی محتاج ہے، لہٰذا وہی عبادت کے لائق ہے۔

اسی کے سامنے سر جھکایا جاسکتا ہے، وہی بگڑی بناتا ہے، وہی ہر دکھ درد

میں کام آتا ہے۔ پیر پیغمبر دیوی دیوتا کچھ نہیں کر سکتے، اور نہ اسکی قدرت واختیار میں ذرہ برابر کے شریک ہیں، وہ شرکتِ غیر سے پاک ہے اور بے عیب ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا۔

قرآن پاک میں خداوند تعالیٰ نے پوری صفائی کے ساتھ فرمایا: لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ۔ اگر زمین وآسمان میں چند خدا ہوتے تو ان میں فساد ہوجاتا جیسا کہ ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں، ایک کارخانے کے دو مالک ہوتے ہیں کچھ دنوں میں وہ کارخانہ چوپٹ ہوجاتا ہے، جس گھر کے کئی مالک ہوتے ہیں وہ زیادہ دن چلتا نہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ زمین وآسمان کے کئی خدا ہوتے تو یہ نظام درہم برہم ہوجاتا۔

اسلئے پیاری ماؤں اور بہنو! کسی کے آگے سر جھکانا، پیر پیغمبر، دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنا شرکِ کبیرہ ہے۔ قرآن پاک کا فرمان ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔ یہیں اگر ہمارے شوہر پوچھیں کے بتاؤ تم کس کی ہو اور ہم کہہ دیں کہ تمہاری بھی اور فلاں کی بھی، تو بتاؤ کیا ہمارا گھر آتش کدہ نہیں بن جائے گا اور کیا ہم اس گھر میں عزت وقار کی زندگی گزار سکیں گی؟ کیا ہمارا شوہر اس بات کو برداشت کرے گا؟ ہرگز نہیں۔ جب کہ ہمارا اس سے صرف میاں بیوی کا رشتہ ہے اور وہ اللہ جو ہمارا خالق اور ہمارا مالک ہے، جس سے ہمارا بندے اور معبود کا رشتہ ہے، جو ہمارا خالق اور مالک اور ربِ حقیقی ہے، جس نے ماں کے پیٹ میں ہمیں روزی بہم پہنچائی، دنیا میں بھیجا تو باپ کے دل میں شفقت ڈال دی اور ماں کو بیحد محبت عطا فرمائی، جس نے ہمیں پالا اور قیمتی زندگی عطا فرمائی، اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائی، تو وہ مالک کیسے گوارہ کرے گا کہ میری بندی میری بھی ہو اور غیر کی نمازیں بھی پڑھے، اور کلیریا

اجمیر جا کر مزارات سے منتیں مانگے، اللہ کو یہ بات ہرگز گوارہ نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمادیا:

اِنَّ اللّٰهَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ مَنْ یَّشَآءُ.

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں کی مغفرت نہیں کرے گا باقی جسے چاہے گا بخش دے گا۔

پیاری ماؤں بہنو! ہم پنجگانہ نماز کی فرائض وسنن اور نوافل کی ہر رکعت میں یہ اقرار کرتے ہیں: اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور چاہتے رہیں گے۔اس مضبوط اقرار کے باوجود کیوں غیروں کے سامنے دست دراز کرتے ہیں اور کیوں معمولی معمولی چیزوں میں بدعقیدگی ظاہر کرتے ہیں؟ کوئی کہتی ہے آٹے میں مکھی لوٹ رہی ہے مہمان آنے والا ہے، کوئی کہتی ہے جوتے پر جوتا چڑھ رہا منزل طے کرنی ہے، کوئی کہتی ہے منڈیر پر کوا بول رہا ہے ضرور کوئی نو وارد شخص آئے گا، وہ اللہ عالم الغیب ہے، وہی قادر مطلق ہے۔

ایک بوڑھی عورت سے کسی نے معلوم کیا کہ بوڑھی اماں! تو خدا کی بڑی عبادت کرتی ہے، تو نے خدائے وحدہٗ لاشریک کو کیسے پہچانا، اس نے نہایت پیارا جواب دیا کہ میں چرخہ چلاتی ہوں، سوت کاتتی ہوں، میرا یہ چرخہ میرے چلائے بغیر ایک چکر بھی نہیں لگا سکتا، تو پھر یہ آسمان اور زمین کا نظام اور گردشِ لیل ونہار، چاند اور سورج کا اپنے وقت پر چھپنا اور نکلنا بغیر کسی طاقت کے کیسے چل رہا ہے اور وہ طاقت اللہ وحدہٗ لاشریک کی ہے۔اسلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا نبی جی! کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ جناب محسن صاحب

نے خوب فرمایا:

چاندنی دھوپ شمش قمر کہکشاں
ہے سبھی میں تیری جلوہ آرائیاں
نکہت غنچہ و یاسمین و سمن
سب نے تجھ سے ہی پائی ہیں رعنائیاں
یہ ہوا یہ خلا یہ فضا یہ سماں
ہر طرف تیری حکمت کی پنہائیاں
برگِ گل روئے لالہ و گل
سب نے پائی ہے تجھ سے ہی رعنائیاں

پیاری ماؤں اور بہنو! موضوع طویل اور وقت قلیل ہے اسلئے اپنی بات کو یہیں پر ختم کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

رحمۃ للعالمین ﷺ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد. قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی کلام القدیم والقرآن الکریم اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ.

وہ شاہِ امم ختم رسل ماہِ مبیں ہے
روشن تیرے انوار سے افلاک وزمیں ہے
مانا کہ حسیں اور بھی دنیا میں بہت ہیں
لیکن میرے سرکار زمانے سے حسیں ہیں
دنیا میں کہیں بھی تیری تمثیل نہیں ہے
تو باعث ِ دنیا ہے تو ہی مظہر دیں ہے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کے برلانے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
وہ اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

محترم ماؤں اور بہنو! میں آقا کی محبت کا دم بھرنے والی آپ کے ارشادات پر مٹنے والی رسول اللہ ﷺ کی شیدائی، گلشن اسلام کی پروردہ ہونہار بچی

ہوں، میری ماؤں بہنو! میں نے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے وہ ایسا آفاقی اور اتنی وسعت کا حامل موضوع ہے کہ جس کا احاطہ کرنا میرے جیسی کمسن اور کم عمر بچی کی بات نہیں، اسلئے کہ میرا موضوعِ سخن انتخاب سیرت ہے۔ میں سیرت کے کس گوشے پر بحث کروں، آپؐ کی کم سنی پر بحث کروں یا نوعمری پر، آپ کی جوانی کی بات کروں یا آپؐ کے بالوں کی سفیدی کی بات کروں، گھریلو زندگی پر روشنی ڈالوں یا مسجد نبوی کی امامت پر، آپ کے نظامِ حکومت کی بات کروں یا آپکی سخاوت اور شجاعت کی، آپؐ ایسے رحمۃ للعالمین ہیں کہ دنیا آپ کی مرہونِ منت ہے۔ آپ نے انسانیت کی رہنمائی کیلئے اپنی ساری زندگی وقف کر دی تھی، ظلم و ستم کے وہ پہاڑ آپ پر توڑے گئے کہ جسے سن کر کلیجہ منھ کو آتا ہے۔

طائف کا مشہور واقعہ ہے کہ جب آپ اہل مکہ سے مایوس ہو کر طائف میں دین کی دعوت دینے کیلئے تشریف لے گئے، طائف والوں نے نہ صرف دعوت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ آپ کو گالیاں دیں، برا بھلا کہا، اسی پر بس نہیں کیا طائف کے اوباش اور واہیات لڑکوں نے آپ پر پتھر برسائے، نبیؐ پر ظالموں نے اس قدر ظلم و ستم ڈھائے۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ پتھر جسم اطہر پر نبیؐ کے خوب برسائے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ خون جوتوں تک اتر آیا
مگر پیارے نبی نے ظالموں سے اُف نہ فرمایا

یہ حالتِ زار دیکھ کر زمیں سہم گئی، آسمان کپکپا اٹھا اور فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگے الٰہا! تیرے لاڈلے کی حالتِ زار ہم سے نہیں دیکھی جاتی، ہم کو اجازت دے کہ ہم طائف والوں کو پہاڑوں کے درمیان پیس کر نیست و نابود کر دیں۔ حکم ہوا کہ جاؤ میرے محبوب محمد کی مرضی معلوم کر لینا، فرشتوں نے

بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم ان بستی والوں کو نیست و نابود کر دیں، مگر اس رحمۃ للعالمین کا جواب سنیے۔

شاعر کہتا ہے۔

یہ سن کر نبیؐ پاک نے ارشاد فرمایا
کہ میں اس جہاں میں غیض وغضب بنکر نہیں آیا

اور یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! میری اس قوم کو ہدایت نصیب فرما، اسلئے کہ یہ نا سمجھ ہیں۔

دعاءِ خیر دیتے تھے وہ اپنے دشمنوں کو بھی
نرالی سارے عالم سے تھی یہ عادت محمدؐ کی

رسول اللہ کی زندگی مبارک ہر قوم ہر طبقہ ہر جماعت ہر فرد ہر زمانہ ہر وقت اور قیامت تک آنے والے کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوند کریم ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. لوگو! تمہیں زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھنا ہو، سلیقہ معلوم کرنا ہو، یہ جاننا ہو کہ تمہارے دن اور تمہاری راتیں کیسے گذریں تو اگر تم صاحبِ اختیار ہو تو فاتح مکہ کے صاحبِ اختیار کی تقلید کرو، حاکم ہو تو حاکم مدینہ کی پیروی کرو، اگر سپہ سالار ہو تو بدر و حنین پر نظر ڈالو، صاحب ثروت ہو تو بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو، تاجر ہو تو مکہ کے تاجر کی پیروی کرو، اہل علم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم اقدس کی پیروی کرو، بیویوں کے شوہر ہو تو حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیاتِ پاک کی تقلید کرو، صاحبِ منبر ہو تو مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہونے والے خطیب کی تقلید کرو، فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار اور فاتح مکہ پر نظر ڈالو، تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرنا ہو تو طائف میں تبلیغ دین کی دعوت دینے والے

رحمۃ للعالمین کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔

لوگو! تمہارے سب کیلئے اقوامِ عالم میں ایک ہی تاریخ ساز ذات ہے اس کی طرف دیکھو جو کامل واکمل ہے، جس میں کوئی نقص نہیں، عیب نہیں، تم سب کیلئے ہر قدم پر بے مثال نمونہ ہے۔ منزل ہے اول قدم بھی اور آخر قدم بھی، تمہاری زندگی کیلئے نمونہ ہے، تمہاری سیرت و کردار کی درستی اور اصلاح کیلئے سامان ہے، تمہارے ظلمت خانۂ دل کیلئے ہدایت کا چراغ، رہنمائی کا نور، غرض یہ کہ طبقۂ انسانی کے ہر طالبِ رشد و ہدایت اور نورِ ایمان کے ہر جویا کیلئے رسول اللہ کی سیرت مکمل نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔

پیاری بہنو! یہ موضوع اتنا تفصیل طلب ہے کہ اسے محدود وقت میں بیان کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے، وقت ملا تو اس موضوع پر آئندہ گفتگو کروں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَاخَلَقَ الْاِنْسَانَ وَاَنْطَقَ لَہُ اللِّسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَ نَامِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الْکِرَامِ. اَمَّابَعْدُ. اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ.

وقال تعالٰی: حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ.

نمازیو! بھلا کتنا مزہ نماز میں ہے
تمہیں پتہ بھی ہے کچھ کیا بھلا نماز میں ہے
نماز ہی تو ہے معراج مومنوں کیلئے
اے مومنو! سنورب کی رضا نماز میں ہے

محترم خواتین وحضرات، میری پیاری ماؤں اور بہنو! آپ کو معلوم ہے کہ نماز ہی سے مسلم اور غیر مسلم کی پہچان ہوتی ہے، نماز مومن اور مومنات کی معراج ہے، نماز خدا سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے، نماز انسان کو معاشرے میں پُروقار بناتی ہے، نماز دل کا سکون ہے، روح کی غذا ہے، نماز ذریعۂ قبولِ دعاء ہے، نماز ہر مرض کی دوا ہے۔ جب کوئی مومن یا مومنہ اس دنیائے فانی کو خیر باد کہہ کر دار البقاء کا سفر کرتی ہے تو اسکی سب سے پہلی منزل قبر ہوتی ہے۔ قبر کیا ہے ایک اندھیری کوٹھری ہے وہاں تیرے میرے ساتھ کوئی نہیں ہوگا، میں اور میری تنہائی تو اور تیری تنہائی، قبر کا وحشت ناک اندھیرا جس کے تصور سے روح کانپتی ہے،

بدن لرز جاتا ہے، ہائے ہائے قبر کی وحشت ناکی، نہ باپ کام آتا ہے نہ بیٹا، نہ ماں کام آتی ہے نہ بیٹی، نہ بیوی نہ شوہر، وہاں بے یارو مددگار نہ کوئی مونس وغمخوار، ایسے ظلمت بھرے سناٹے میں نماز کا نور ہی مومن اور مومنہ کیلئے تسکین کا باعث ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب میت قبر میں رکھی جاتی ہے اور کونٹلوں مٹی ڈال کر اسے بند کردی جاتی ہے تو منکر نکیر سوالات کی بوچھار کرنے کیلئے تیار کھڑے نظر آتے ہیں۔ ایسے میں نمازی بیدار ہوتا ہے اور اسے عصر کا وقت ڈھلتا ہوا دکھائی دیتا ہے، وہ نمازی مرد یا عورت کہتا ہے یا کہتی ہے کہ لاؤ مجھے جلدی وضو کرنے دو نماز کا وقت تنگ ہوا جاتا ہے۔ فرشتوں کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ یہ دار العمل نہیں یہ دار الجزاء ہے، جو کچھ تم نے عمل کیا ہے اس کا بدلہ دیا جائے گا، لہٰذا تم نے دنیا میں بہت نمازیں پڑھی ہیں یہاں آرام سے سو جایئے۔

اس کے برعکس بے نمازی جوں ہی قبر میں داخل ہوتا ہے اسے قبر میں طرح طرح کی تکلیفوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے، اس پر سانپ اور بچھو مسلط کردیئے جاتے ہیں۔ اسلئے میری ماؤں اور بہنو! نمازوں کا پورا اہتمام کرو، نماز آدمی کو بے حیائی سے روکتی ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کافروں جیسا عمل کیا، بے نمازی روزِ محشر میں قارون نمرود شداد کافروں کے ساتھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ محشر کے دن بھی سب سے پہلے نماز کی پوچھ ہوگی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

روزِ محشر کہ جانگداز بود
اوّلیں پرسشِ نماز بود

وہی اب بھی مسجدیں ہیں وہی آج بھی جبیں ہیں
کہاں کھوگئیں نمازیں کہاں سوگئے نمازی
گرتو ہے مسلمان نمازوں میں دل لگا
گر تجھ میں ہے ایمان تو نمازوں میں دل لگا
اللہ کو ہے محبوب تیرے سجدوں کی نشانی
ہوگی تیری پہچانِ تو نمازوں میں دل لگا

وقت کم ہونے کے باعث میں بھی اپنی بات کو یہیں پر ختم کرتی ہوں۔

وَمَاعَلَيْنَـآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

اعجازِ قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ٥

صدرِ جلسہ میری پیاری ماؤں اور بہنو! واضح رہے کہ میں ادارہ خدیجۃ الکبریٰ شاخ جامعہ قاسم العلوم کی ادنیٰ سی طالبہ ہوں، بہنیں میری طالب علمانہ باتیں بغور سماعت فرمائیں، میری کمسنی کی طرف دیکھنے کے بجائے میری باتوں کی طرف دیکھیں۔ عربی کا ایک مقولہ ہے: اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ۔ کہنے والے کی طرف مت دیکھ، یہ دیکھ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ حافظ ہوں نہ عالم ہوں نہ واعظ ہوں نہ مولانا
چاہتی ہوں سنا دینا اسلام کا افسانہ

پیاری ماؤں بہنو! قرآن کریم خدا کی عظیم الشان کتاب ہے۔ قرآن دستورِ حیات ہے، قرآن قانونِ زندگی ہے، قرآن چشمہ ہدایت، قرآن سراپا نصیحت ہے، قرآن نسخۂ روح کا علاج ہے، قرآن رنج وغم کا مداوا ہے، مگر افسوس ہم نے قرآن کو مردوں کو ثواب پہنچانے کیلئے سمجھ رکھا ہے، حالاں کہ قرآن ایک ایسا عمل ہے جو مردہ دلوں میں ایمان کی روح پھونکتا ہے اور زندگیوں میں انقلاب پیدا کرتا ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں ؎

تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

ماؤں اور بہنو! ہم اگر چاہتی ہیں کہ ہمارے گھروں میں سدھار ہو، ہماری نئی نسل اسلام کی شیدائی ہو اور دین کا پیکر بنے تو قرآن کا دامن مضبوطی کے ساتھ پکڑنا ہوگا، مگر قرآن کریم نے ایک راستہ قائم کیا ہے جن پر اللہ نے انعام کیا، یہ راستہ قرآن کریم نے متعین کیا، اس راستے پر چلنے والے ہی مومن کہلاتے ہیں۔ جن لوگوں کی زندگی میں قرآن نہیں وہ اس راستہ کو نہیں پا سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جنہوں نے قرآن کریم کو اپنایا وہ قوم کے لئے نمونہ بن گیا، صداقت، سخاوت اور شجاعت ان کا معیار بن گیا۔ جن لوگوں نے قرآن کو نہ سنا وہ گمراہ اور مغضوب علیہ ہوئے۔

قرآن آنے سے پہلے قوم جہالت کے اندھیروں میں پھنسی ہوئی تھی، شراب ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ جوا، قمار بازی، شب وروز ان کا محبوب مشغلہ تھا، کمزوروں پر ظلم کرنا، ناتوانوں اور ضعیفوں کو ستانا، حق والوں کا حق نہ دینا ان کا مزاج بن چکا تھا۔ فسق وفجور، کذب وعناد، قتل وغارت گری ان کی پہچان بن چکی تھی۔

عورتوں پر ظلم وستم کا پہاڑ توڑنا، بچیوں کو زندہ درگور کرنا اپنی امتیازی شان سمجھتے تھے، ایسے میں سرورِ کائنات فخر موجودات امام الانبیاء، سردارِ دو جہاں مولائے کل فخر رسل سید الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نسخہ کیمیائی لیکر مبعوث ہوئے جس کا پہلا پیغام ہے:

اِقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ.

پڑھو اس پروردگار کے نام سے جس نے کائنات کو پیدا کیا۔

ظلمت کے بادل چھٹنے شروع ہو گئے، نفرت محبت میں تبدیل ہو گئی، نفرت اور عناد ودشمنی کا صفایا ہونے لگا، الفت، مروّت، رفقت اور بھائی چارگی عام ہوگئی۔ اسلام سے پیشتر عورت ظلم وبربریت کی شکار تھی، اسلام آیا تو عورت کو

عزت ملی، عفت ملی، ایک مقام ملا، وہ گھر کی شہزادی اور مالکہ بن گئی، اسی طرح شراب جوا اور قمار بازی ان کی زندگی میں راس آگئی تھی، اسلام آیا اور شراب کی حرمت کا حکم سنایا گیا تو صحابہ کرامؓ نے شراب کے مٹکے توڑ دیئے، شراب سے بھرے ہوئے مشکیزے پھوڑ دیئے، یہاں تک کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب برسات کے پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔

اسلام آیا بربریت، تشدد، تصادم ختم ہوا۔ تو میری پیاری بہنو! یہ قرآن کا اعجاز ہے، روشنی ملی اور تاریکی کے بادل چھٹ گئے، اسلئے قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا ہم سب کا فریضۂ اولین ہے۔ جب تک قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے والے موجود رہیں گے یہ دنیا موجود رہے گی اور جب قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے والے ختم ہو جائیں گے اور قرآن کا ایک لفظ کہنے والا روئے زمین پر باقی نہ رہے گا قیامت برپا ہو جائیگی، یہ دنیا فنا ہو جائیگی۔ اسلئے ہم سب کو اس کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن ہی ہادی ہے دعاء بھی ہے شفا بھی
قرآن میں موجود ہے مرضی خدا بھی
قرآن ہی کامل ہے صداقت کا امیں بھی
قرآن سے وابستہ ہے ایمان ویقین بھی
قرآن مداوائے مرض بھی ہے دوا بھی
قرآن میں موجود ہے مومن کی غذا بھی
ہے جابجا قرآن میں احسان کی باتیں
اے مومنو! کرتے رہو قرآن کی باتیں

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

شریعت میں عورت کا مقام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ. اَمَّا بَعْدُ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ.

قابل احترام بزرگو اور میری ماؤں بہنو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی عزت وعفت عطا فرمائی کہ اس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی گواہی دینے والی بھی عورت تھی اور اسلام کے نام پر سب سے پہلے شہید ہونے والی بھی عورت تھی۔ حضرت رابعہ بصری کے بارے میں تم نے سنا ہوگا کہ وہ ایسی عابدہ زاہدہ عورت تھی کہ مرد بھی اس کی عبادت پر رشک کرتے تھے اور آج ہم بھی عورت ہیں کہ ہم سے پانچ وقت کی نماز بھی ادا نہیں ہو سکتی، اور پھر شکایت پر شکایت کہ ہائے لٹ گئے کٹ گئے پٹ گئے، ہمیں یہ تکلیف ہمیں وہ تکلیف، یہ پریشانی وہ پریشانی۔

پیاری ماؤں اور بہنو! خود کردہ را علاجے نیست۔ اپنے کیے ہوئے کا کوئی علاج نہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

بندہ کہتا ہے خدایا تو میرے احوال دیکھ
یہ جواب آتا ہے اپنا نامۂ اعمال دیکھ

علامہ اقبالؒ کہتے ہیں ؂

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

بہنو! اٹھو خوابِ غفلت سے آنکھ کھولو، برائیوں کو اپنے گھر سے نکالو اور اچھائیوں کو اپناؤ، گھر ہی نہیں بلکہ معاشرہ سنور جائے گا، تو اگر سنور جائے تیرے گھر کی دنیا ہی بدل جائے، ماں کی گود بچوں کیلئے پہلا مدرسہ ہے، ماں مشرکہ ہے تو بچہ مشرک، ماں کافرہ ہے تو بچہ کافر، ماں مومنہ ہے تو بچہ مومن بنتا ہے جیسا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِ سْلَامِ وَاَبَوٰهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ. او كمال قال عليه الصلوٰة والسلام۔

یعنی ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے چاہے اسکے ماں باپ اسکو یہودی بنائیں یا اسکو نصرانی بنادیں یا مجوسی بنائیں۔

اسلئے میری ماؤں اور بہنو! ہم صحیح ہوں گے تو ہمارے بچے صحیح ہوں گے اور ہم صحیح ہوں گے تو ہمارا گھر صحیح ہوگا۔

وماعلينا الا البلاغ المبين

قربانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِینُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی النَّاسِ کَآفَّةً بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ کَمَاصَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَمَّابَعْدُ. اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی. قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ. صدق اللّٰه العلی العظیم.

اے شاہکار قلم تو خون سے قصہ رقم کردے
جو سن لے داستاں وہی سرِ تسلیم خم کردے

قابل احترام صدرِ جلسہ اور میری معزز ماؤں اور بہنو! دنیا ایک دارالامتحان ہے۔ساری کائنات اللہ کے حکم کے تابع اور انسانیت احکامِ شریعت کی مکلف ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام بھی امتحان کے دور سے گذرے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اولیاء اللہ بھی اپنے مرتبوں کے مطابق آزمائشوں سے گذرے ہیں، جس درجہ کا کوئی پیغمبر ہوا اسکو اتنا ہی آزمائش کی کسوٹی پر کائنات کے خالق اور مالک نے جانچا اور پرکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جلیل القدر

پیغمبر ہیں اللہ کے خلیل ہیں لیکن ان کو جس امتحان میں مبتلا کیا گیا انسانیت اسکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ بے وطن کیا گیا، آگ میں ڈالا گیا، ظالم جابر نمرود بادشاہ نے مختلف قسم کی اذیتیں دیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو جو بڑی دعاؤں سے پیدا ہوا تھا اللہ کی راہ میں قربان کر دینے کا حکم ہوا۔

اسی مضمون کو قرآن کی اس آیت میں بیان کیا گیا ہے:

يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى . قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ.

اے میرے بیٹے مجھے خواب میں بتایا جا رہا ہے کہ میں تجھ کو اللہ کی راہ میں قربان کر دوں، تو سوچ کر بتا کہ تیری کیا رائے ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جواب میں ارشاد فرماتے ہیں اے میرے پیارے ابا جان جو آپ کو حکم دیا گیا ہے انشاء اللہ مجھے اس کی تعمیل کرنے میں آپ ثابت قدم پاؤ گے۔

اسی کی منظر کشی کرتے ہوئے علامہ حفیظ جالندھری فرماتے ہیں۔

پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتابِ زندگی کا ایک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آج تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے نام پر تیرے لہو سے ہاتھ بھرتا ہوں
پسر بولا کہ ابا جان اسماعیل صابر ہے
خدا کے نام پر بندہ پئے تعمیل حاضر ہے

اکلوتے لاڈے بیٹے کو ساتھ لیکر ہاتھ میں رسی، بغل میں تیز دھار دار چھری دبائے مقام منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں، راستے میں شیطان اپنے دامنِ فریب میں پھنسانا چاہتا ہے مگر اللہ کا لاڈلا خلیل، اللہ کا حکم بجالانے سرگرمِ عمل ہے۔

شیطان کو کنکریاں مار مار کر دفع کرتے ہوئے دونوں اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنے لختِ جگر، نورِ نظر اکلوتے پسر کے ہاتھ پیر رسیوں سے باندھ کر اور آنکھوں پر پٹی باندھ کر اوندھے منہ لٹا کر بڑی سختی کے ساتھ چھری حلقوم پر چلاتے ہیں۔ حضرت حفیظ جالندھری منظرکشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

زمین سہمی پڑی تھی، آسماں ساکن تھا بیچارہ
نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا یہ حیرت کا نظارہ
پدر تھا مطمئن بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی
چھری حلقوم اسمٰعیل پر چلنے ہی والی تھی

مگر چھری کیسے چلتی اللہ کا حکم نہیں تھا۔ ندا آئی:

وَنَادَیْنٰـهُ اَنْ یّٰٓاِبْرَاهِیْمُ. قَدْصَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ. وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ.

ہم نے آواز دی اے ابراہیم! بس کرو تم نے اپنا خواب سچ کر دکھلایا تم امتحان میں کامیاب ہوگئے۔ اب تم اسمٰعیل کی نہیں دُنبے کی قربانی کرو۔

پیاری ماؤں اور بہنو! اس واقعہ سے ہمیں عبرت لینی چاہئے کہ دنیا میں اولاد سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوتی لیکن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اسکو بھی اللہ کے حضور میں پیش کر دیا، ذرا سوچیں تو سہی کہ ہم اللہ کی رضاء کیلئے کتنی مالی اور جانی عبادت کرتے ہیں۔ دین صرف ہماری زبانوں پر تو ہے لیکن اس کا عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ذلیل وخوار ہورہے ہیں۔

آج بھی ہو جو ابراہیم سا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

وَماعلینا الا البلاغ المبین

پردے کی اہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

ماؤں بہنوں کو اسلام کی پرواہ نہیں رہی
اور دل میں ان کے خوف خدا کا نہیں رہا
شرم وحیا تو رکھدی اٹھا کر کے طاق میں
چہروں پہ ان کے کوئی بھی پردہ نہیں رہا

میری پیاری ماؤں اور بہنو! امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں ایک فوجی دستہ شام کی طرف روانہ کیا، راستہ میں ایک عیسائیوں کی بستی پڑتی تھی، جب انہیں یہ خبر ہوئی کہ مسلمانوں کی فوج ہمارے گاؤں سے گذرنے والی ہے تو انہوں نے مسلمان سپاہیوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کا پروگرام بنایا۔ ایک سانگ رچایا کہ اپنی نوجوان لڑکیوں کو خوب بنایا سنوارا، میک اپ کرایا اور انکو اپنے کوٹھوں پر کھڑا کردیا۔ جب مسلمان سپاہی گذرے تو ڈانس کرنے لگیں، کبھی آنکھ سے اشارہ کرتی تھیں، کبھی ہاتھ کی جھولیاں دیتیں۔ مسلمان سپاہیوں کو بدکاری کی دعوت دیتیں لیکن وہ مسلمان سپاہی حقیقت میں مسلمان تھے، وہ نیچی نگاہ کئے ہوئے راستہ سے گذر گئے، ذرا بھی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ سپاہیوں کا یہ عمل دیکھ کر لڑکیوں سے نہ رہا

گیا فوراً کوٹھوں سے چھلانگ لگائی اور چلا چلا کر پکارنے لگیں او جانے والو کیا بات ہے کہ تم پر ہمارے حسن و جمال کا اور ہمارے بننے سنورنے کا اور ہمارے ناچ گانے کا ذرا بھی اثر نہ ہوا، ہم نے طرح طرح کی تدبیر کیں، ہر طرح کی مکاری کرلی، لیکن تم ذرا بھی ہماری طرف مائل نہ ہوئے، وہ کونسی چیز ہے وہ کونسی طاقت ہے، تمہارے پاس وہ کونسی خوبی ہے جس نے تمہیں ہماری طرف متوجہ ہونے سے روکے رکھا۔ یکا یک فوجی قافلے سے آواز آئی:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ.

کہ اے میری ماؤں اور بہنو! اور اے ہماری بیٹیو! ہمیں ہمارے مالک کا حکم ہے، ہمارے خالق اور ہمارے پالنہار کا حکم ہے کہ اے میرے مومن بندو اپنی نگاہوں کو جھکا کر چلا کرو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کرو۔ جب سے ہم نے اپنے مالکِ حقیقی کا یہ حکم سنا ہے ہمیں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ یہ پیغام سنکر عیسائی لڑکیاں اور مچل گئیں اور کہنے لگیں کہ اے جانے والو! ذرا یہ بھی بتادو کہ یہ پیغام تمہارے ہی لئے ہے یا ہمارے لئے بھی ہے؟ پھر قافلے والوں میں سے کسی نے پکار کر کہا کہ یہ پیغام خدا کے سب بندوں اور سب بندیوں کیلئے ہے۔ لڑکیاں کہنے لگیں پھر دیر کیوں کرتے ہو، وہ پیغام ہمیں بھی سنادو اور ہمیں بھی اسی رنگ میں رنگ لو، جس رنگ میں تم رنگے ہوئے ہو۔

تو پیاری ماؤں اور بہنو! انہوں نے یہ ہی آیت پڑھ کر سنائی جو میں خطبہ میں پڑھ چکی ہوں: قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ.

اللہ اپنے لاڈلے پیغمبر سے کہتا ہے کہ اے محمد میری مومنہ بندیوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، اور

گیا فوراً کوٹھوں سے چھلانگ لگائی اور چلا چلا کر پکارنے لگیں او جانے والو کیا بات ہے کہ تم پر ہمارے حسن و جمال کا اور ہمارے بننے سنورنے کا اور ہمارے ناچ گانے کا ذرا بھی اثر نہ ہوا، ہم نے طرح طرح کی تدبیریں کیں، ہر طرح کی مکاری کرلی، لیکن تم ذرا بھی ہماری طرف مائل نہ ہوئے، وہ کونسی چیز ہے وہ کونسی طاقت ہے، تمہارے پاس وہ کونسی خوبی ہے جس نے تمہیں ہماری طرف متوجہ ہونے سے روکے رکھا۔ یکا یک فوجی قافلے سے آواز آئی:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ.

کہ اے میری ماؤں اور بہنو! اور اے ہماری بیٹیو! ہمیں ہمارے مالک کا حکم ہے، ہمارے خالق اور ہمارے پالنہار کا حکم ہے کہ اے میرے مومن بندو اپنی نگاہوں کو جھکا کر چلا کرو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کرو۔ جب سے ہم نے اپنے مالکِ حقیقی کا یہ حکم سنا ہے ہمیں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ یہ پیغام سنکر عیسائی لڑکیاں اور مچل گئیں اور کہنے لگیں کہ اے جانے والو! ذرا یہ بھی بتادو کہ یہ پیغام تمہارے ہی لئے ہے یا ہمارے لئے بھی ہے؟ پھر قافلے والوں میں سے کسی نے پکار کر کہا کہ یہ پیغام خدا کے سب بندوں اور سب بندیوں کیلئے ہے۔ لڑکیاں کہنے لگیں پھر دیر کیوں کرتے ہو، وہ پیغام ہمیں بھی سنادو اور ہمیں بھی اسی رنگ میں رنگ لو، جس رنگ میں تم رنگے ہوئے ہو۔

تو پیاری ماؤں اور بہنو! انہوں نے یہ ہی آیت پڑھ کر سنائی جو میں خطبہ میں پڑھ چکی ہوں: قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ.

اللہ اپنے لاڈلے پیغمبر سے کہتا ہے کہ اے محمد میری مومنہ بندیوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، اور

اپنے اعضائے جسمانی کو پردہ میں رکھا کریں۔

بس یہ سننا تھا، اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ وہ تمام لڑکیاں اسلام میں داخل ہوگئیں۔سب نے یک زبان ہوکر پڑھا:

اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ماؤں اور بہنو! غور کرو وہ عیسائی تھیں، قرآن کی ایک آیت سننے سے پگھل گئیں اور اسلام میں داخل ہوگئیں اور تقوے والے اعمال ان کی زندگی میں آگئے، اور ہم قرآن پڑھتے ہیں لیکن اعمال کی طرف مائل نہیں ہوتے۔

قرآن کریم میں پردہ کا واضح حکم موجود ہے مگر ہم اس سے بالکل غافل ہیں، ہماری آنکھ پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے، اگر ہم سے کوئی پردے کیلئے کہتا ہے تو جواب یہ ہوتا ہے کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے۔میری ماؤں بہنو! سنو اور دیکھو آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے وہی دل میں اترتا ہے، شیطان نگاہ کے راستے سے دلوں تک پہنچتا ہے، اس بات کو ذرا مثال سے سمجھو۔اگر نگاہ نہیں ہے تو ہم تمیز نہیں کر سکتے کھرے کھوٹے کی، کالے اور گورے کی اور خوبصورت و بدصورت کی، ہماری آنکھیں دل کو بتاتی ہیں کہ فلاں چیز اچھی ہے اور فلاں چیز بری ہے، اسی لئے دل پر قابو رکھنا ضروری ہے۔

حکمِ خدا سے آپ یوں ناطہ نہ توڑیئے ۔۔۔ دل اپنا اپنے ربِ حقیقی سے جوڑیئے
عقبیٰ میں چاہتی ہو خدا کا کرم اگر ۔۔۔ پردے سے میری بہنو منھ کو نہ موڑیئے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پردے کی حقیقت سمجھنے کی اور باپردہ رہ کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میری پیاری ماؤں اور بہنو! وقت کم ہونے کی وجہ سے اپنی بات یہیں پر ختم کرتی ہوں، وقت ملا تو پردہ پر مزید گفتگو کروں گی۔ وما علینا الا البلاغ المبین.

فضیلتِ علمِ قرآن

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ. اَمَّابَعْدُ. اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ. وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علٰی کل مسلم ومسلمۃ. او کماقال علیہ الصلوٰۃ والسلام.

شمع علم کے جلووں پر فدا ہو جاؤں
سارے عالم میں جو چمکے وہ دِیا ہو جاؤں
علم کے نور سے عالم کو منور کردوں
نورِ ایمان سے گلشن کو منور کردوں

صدرِ جلسہ قابل احترام خواتین ماؤں اور بہنو! خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن اور علم حدیث کی نسبت پر جمع ہونے کی توفیق بخشی، نیز ہم تمام ماؤں بہنوں کو علم کی افادیت اور ضرورت کو سمجھنے اور سمجھانے کا موقع عطا فرمایا۔

ہمیں مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مہتمم مولانا احسان محسن کا مشکور ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہماری نئی نسل کے لئے علومِ نبوی کا شجر لگایا اور ہماری پسماندگی کو، علمی کمزوریوں کو تقاضے کے مطابق جانچا اور پرکھا اور ہم بچیوں میں علمی شعور اور اسلامی تہذیب کی روح پھونکنے کیلئے یہ عظیم سرچشمہ علم مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے نام سے تعمیر فرمایا۔

قابل احترام ماؤں اور بہنو! علم ایک نور ہے، علم ایک زندگی ہے، علم روزِ روشن ہے۔ اسی طرح علم کا فقدان جہالت ہے، اندھیرا ہے۔ میری بہنو! روشنی

اور تاریکی میں جتنا فرق ہے، دن اور رات میں جتنا فرق ہے اتنا ہی فرق اہل علم اور غیر اہل علم میں ہے۔ جناب رسولِ کریم کی ایک حدیث نقل کرتی ہوں، دل کے کان سے سنو۔

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي اِسْرَآئِيلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ الَّيْلَ اَيُّهُمَآ اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ الَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰٓى اَدْنَاكُمْ.

حضرت حسن بطریق ارسال بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بنی اسرائیل میں سے تھے، ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے بیٹھ جایا کرتا تھا۔ دوسرا شخص وہ تھا جو دن میں روزے رکھتا اور پوری رات نفل نماز میں گزار دیتا۔ آپ سے ان دونوں کا ذکر کر کے پوچھا گیا کہ ان میں سے کون شخص افضل ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا اس عالم کو جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے بیٹھ جایا کرتے تھے، اس عابد پر جو کہ دن میں روزے رکھتا اور پوری رات نفل نمازیں پڑھتا ہے، ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی کہ تم میں سے ادنیٰ مرتبہ رکھنے والے شخص پر میری فضیلت ہے۔

اور اس سے بڑھ کر فضیلت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ رسول اللہؐ نے صاف فرما دیا کہ:

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ.

کہ تم تمام مردوں اور عورتوں میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو قرآن کی تعلیم پڑھے اور دوسروں کو قرآن کی تعلیم دے۔

مگر میری ماؤں، بہنو! یاد رہے کہ قرآن کریم کا یہ حق ہے کہ ہم قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ قواعد کی رعایت کرتے ہوئے اور کم از کم اتنی عربی جان لیں کہ قرآن کریم کے معانی ومطالب کو سمجھ سکیں، اور آج جس طرح سے ہماری بہنوں کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے اسکی حقیقت رسم ورواج سے آگے کچھ نہیں، نہ مخارج کی ادائیگی نہ کھڑے پڑے حرکات وسکنات کا خیال، کہاں اوقاف، یعنی کہاں ٹھہرنا ہے کہاں نہیں اسکی پرواہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اسکو تسکین دل اور روح کی غذا فراہم نہیں کرتا۔ قرآن ایسے پڑھنے والوں کو بددعاء دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بہت سی بہنوں کا دل نہیں چاہتا کہ قرآن پڑھیں، گھر والوں کے ہزار لعن طعن کے باوجود بھی قرآن اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔ اسی وجہ سے قرآن طاقوں کی زینت بن کر رہ جاتا ہے۔ قرآن جس کے پڑھنے سے رحمت آتی ہے، برکت نصیب ہوتی ہے، جس کی تلاوت نور کا باعث ہے، تسکین کا سبب ہے، راحت کا ذریعہ ہے اور ہر بیماری کی شفا ہے، وہی قرآن جب متروک ومہجور ہوجاتا ہے، طاقوں میں رکھا جاتا ہے تو وہ زحمت، افلاس وتنگدستی، امراض اور بہت سے تُوَسْوِسَات کا ذریعہ بنتا ہے۔ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى. قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا. قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى.

قرآن صاف اعلان کررہا ہے کہ جو مجھ سے روگردانی کرے گا، میری

تلاوت سے منھ موڑے گا، جو میری احکام شکنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی تنگ کردے گا، اللہ تعالیٰ اسکے دل کا سکون، اس کے دل کا قرار اور روح کا سکون چھین لیگا، چاہے وہ مالدار ہو جائے، بڑے بڑے قلعوں اور کارخانوں کا مالک ہو جائے، لیکن قلبی اطمینان اس کو حاصل نہیں ہو سکتا، راتوں کی نینداس کیلئے راحت بخش نہیں ہو سکتی، جب تک کہ وہ قرآن سے اپنے آپ کو وابستہ نہ کرے۔

ہر تارکِ قرآن پریشان رہے گا
دنیا میں کبھی اسکو سکوں مل نہیں سکتا
عقبیٰ میں بھی پچھتائے گا وہ اپنے کئے پر
لیکن اسے جنت کا سبو مل نہیں سکتا

میری بہنو! قرآن کی شیدائیوں کے لئے اس سے بڑھ کر کیا بشارت ہوسکتی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے قاریٔ قرآن! تو محشر کی نفسا نفسی سے اور آج کے دان کی سورج کی تمازت سے کیوں گھبراتا ہے، میزانِ عدل کا کیوں خوف کرتا ہے، تیرا ساتھی قرآن تیرے ہمراہ موجود ہے، جس میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں، ایک ایک پڑھتا جا اور ایک ایک منزل چڑھتا جا۔ جہاں تو ٹھہر جائے گا وہیں تیرا محل تعمیر ہو جائے گا۔ مگر میری بہنو! شرط یہ ہے کہ قرآن کریم اسکے حق کے ساتھ پڑھا جائے، جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، اس حق کو پانے کیلئے ہمیں آگے بڑھنا ہوگا، اور ضرورت پڑے تو ہم کو مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ یا اس جیسے مدرسۃ البنات میں ہی کیوں نہ داخلہ لینا پڑے، اسلئے کہ حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طالب علم کی وہ فضیلت بیان فرمائی ہے جو دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ فرمایا:

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ

الْجَنَّةِ.

جس شخص نے علم کی طلب میں راستہ طے کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرمادے گا۔

اور میری بہنو! اسی پر بس نہیں، ہمارے کملی والے آقا نے فرمایا:

وَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَارِضًالِطَالِبِ الْعِلْمِ.

کہ ہر علم کی طلب کرنے والی اور دین کی جستجو رکھنے والی بہنوں کو خوش کرنے کیلئے احتراماً رحمت کے فرشتے پر بچھاتے ہیں۔ اور میری ماؤں اور بہنو! علم دین سیکھنے اور سکھانے والوں کیلئے خواہ مرد ہو یا عورتیں، زمین و آسمان کی تمام چیزیں دعائے مغفرت کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں، ہر عالم اور متعلّم کیلئے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔

مچھلیاں پانی میں، ذرے خاک میں، برگ شجر
نیک عالم کو دعاء دیتے ہیں ہر شام وسحر
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
کیا جانتے ہو شانِ فقیری کو دوستو!
ان گدڑیوں میں لعل ہمارے ہی پاس ہے

وماعلینا الا البلاغ.

خواتینِ امت کی ذمہ داری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَتِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الصَّادِقِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ .اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ.

اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

میری پیاری ماؤں اور بہنو! تخلیق کائنات کے بعد ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی انسان کو مصلح، قائد، نبی اور رسول بنا کر بھیجا، تاکہ وہ لوگوں کو ایک خدا کی دعوت دیں، لوگوں کو خدا کے احکام سے آگاہ کریں، تمام انسان کو مرضیاتِ الٰہی سے آشنا کرائیں اور اپنی امت اور اپنی قوم کو برائی سے روکیں اور بھلائی کا حکم دیں۔ زناکاری اور بدکاری سے روکیں، عفت اور پاکدامنی کا حکم کریں، شراب نوشی سے روکیں اور شراباً طہورا کی دعوت دیں۔

نبوت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں شروع ہوا اور رسولِ بطحا تاجدارِ مدینہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ آخری نبی اور آخری رسول ہیں، قیامت تک اب کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ برائیاں تو قیامت تک پائی جائیں گی اب آپ کے بعد دین کی تبلیغ کون کرے گا؟ ہدایت کی دعوت کون دے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی انتظام

کردیا اور فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ.

تم لوگ سب سے بہترین امت ہو، لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

بہنو! نبوت کا سلسلہ تو ختم کر دیا گیا ہے لیکن نبوت والا کام قیامت تک چلتا رہے گا، یعنی اگر یہ امت متفقہ طور پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام ترک کردے تو بہترین امت کا جو لقب دیا گیا ہے وہ لقب ختم ہو جائے گا اور کسی دوسرے برے نام سے اس امت کو پکارا جائے گا، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام چھوڑ دینے کی وجہ سے یہ امت تباہ و برباد کردی جائیگی۔ حضراتِ گرامی اور ساتھ ساتھ آپ بہنوں کو یہ بھی بتاتی چلوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری صرف کسی مولوی کی نہیں، صرف کسی مفتی کی نہیں، صرف کسی عالم کی نہیں، صرف کسی فقیہ کی نہیں، صرف کسی محدث کی نہیں، صرف کسی امام کی نہیں، بہنو! اسکی فکر ہر مسلمان مرد و عورت کو ہونی چاہئے۔ استاذِ محترم حضرت مولانا احسان محسن صاحب فرماتے ہیں۔:

خود کو تو تسلیم کرتی ہے نبی کی امتی
تم نے اے ماؤں بہنو یہ بھی سوچا ہے کبھی
گلشن اسلام پر چھائی ہے کیوں پژمردگی
فاطمہ بنت نبی کی کیا تو شیدائی نہیں

میری بہنو! ذرا سوچو تو سہی آج ہمارے علاقہ میں، ہمارے گاؤں میں کتنی برائیاں ہوتی ہیں، خدا کے احکام توڑے جاتے ہیں، رسول کی نافرمانی کی جاتی

ہے، لیکن آج تک ان برائیوں کو دیکھ کر ہماری پیشانی پر شکن تک نہیں آئی، چاہے خدا کا حکم ٹوٹ جائے، بیوی سے محبت برقرار رہے، چاہے قرآن کا قانون ٹوٹ جائے دوستوں سے دوستی برقرار رہے۔ اُف کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے سامنے کوئی برائی ہو اور ہمارے بدن میں کپکپاہٹ طاری نہ ہو، ہمارے سامنے رسولؐ کی سیرت پر کوئی بدزبانی کرے اور ہمارے خون میں جوش پیدا نہ ہو۔

جب کہ حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی مرد و عورت کسی دوسرے مرد و عورت کو برائی میں مبتلا پائے تو وہ اسے اپنی طاقت کے بل بوتے پر فوراً ڈنکے کی چوٹ پر روک دے۔ اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اسے زبان سے سمجھائے، بری باتوں کی خباثت اور وعیدیں سنائے اور بھلی باتوں کی رغبت دلائے اور اسکی فضیلت بتائے، اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل میں برا سمجھے، یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں امیروں کے تاجدار غریبوں کے غمگسار سرورِ کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا ہر ایک مرد و عورت کسی نہ کسی کا ذمہ دار ہوتا ہے، میری ماؤں بہنو! کم سے کم اتنی ذمہ داری تو تمہارے سر پر عائد ہوتی ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت دین اسلام کے مطابق کرے، ورنہ ماں کی نگرانی میں اگر اولاد بگڑتی ہے اگر وہ فحش کاریوں میں جوے، سٹے، قمار بازی میں مبتلا ہوتی ہے تو معاشرہ اور برادری میں بھی اسکی صحیح تربیت نہ کرنے کا دوش ماں کے کندھوں پر ہوتا ہے اور آخرت میں بھی ایسی ماں خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکتی، جس نے اپنی اولاد کی دین اسلام کے مطابق پرورش نہیں کی۔

میری پیاری ماؤں اور بہنو! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک باپ نے اپنے بیٹے کی شکایت کی کہ یا امیر المومنین! میرا بیٹا مجھ کو گالیاں دیتا ہے، برا بھلا کہتا ہے، ستاتا ہے، تکلیف پہنچاتا ہے۔ امیر المومنین نے اس لڑکے کو عدالت میں طلب کیا، لڑکے نے حاضر ہوتے ہی سب سے پہلے امیر المومنین سے پوچھا کہ آپ ذرا بتایئے کیا ماں باپ کے سب حقوق اولاد پر ہیں یا اولاد کا بھی کوئی حق ماں باپ پر عائد ہوتا ہے؟ امیر المومنین نے فرمایا ماں باپ کا سب سے پہلا حق اولاد پر یہ ہے کہ وہ اپنی شادی دیندار گھرانے میں کرے تاکہ دیندار اولاد وجود میں آئے، اس کا اچھا نام رکھے، اسکے کانوں میں اذان کہلوائے، اسکو دینی تعلیم دے، اس کا عقیقہ کرے اور بالغ ہوجائے تو دیندار لڑکی سے اسکی شادی کرے۔

یہ حقوق سن کر لڑکے نے بے باک ہوکر کہا امیر المومنین میرے باپ نے ان حقوق میں سے میرا ایک بھی حق ادا نہیں کیا، اس لئے امیر المومنین نے باپ کو سزا دی۔

بہنو! اس بات سے خوب سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اولاد کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں ہم خدا کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی اور ان میں دینی شعور پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

وما علینا الا البلاغ.

اصلاحِ معاشرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّابَعْدُ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ.

میں نے جب جب کی دعاء یارب تو میرا حال دیکھ
تو صدا آئی کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ
مسلمان اے اسیر غم مسلماں
پلٹ جا جانبِ منزل پلٹ جا
زمانہ ہے کہ آگے بڑھ رہا ہے
تو چودہ سو برس پہلے پلٹ جا

صدر جلسہ قابل احترام اساتذہ کرام، عزت وادب کے لائق میری ماؤں اور بہنو!

جی چاہتا ہے کہ معاشرہ کے احوال پر گفتگو کروں، پھر سوچتی ہوں کہ سارا معاشرہ بگڑا ہوا ہے، سماج میں مختلف قسم کے ناسور پیدا ہوگئے ہیں، سارا جسم لہولہان، ہر عضو زخمی ناسور ہے، بہتی ہوئی پیپ کی بدبو معاشرہ کی نئی نسل کے دل ودماغ کو متاثر کررہی ہے۔ اب دل ودماغ اتنے گندے ہوچکے ہیں کہ ان کی صفائی ستھرائی کیلئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے، روح اس قدر کثیف ہوچکی ہیں کہ گندہ ماحول اور پراگندہ خیالات، ناشائستہ گفتگو اور نازیبا افعال طبیعت

میں راسخ ہو چکے ہیں، خلافِ شریعت اعمال وافعال اور اقوال روح کی غذا بن چکے ہیں، غرض کہ یہ فاسد معاشرہ ایک کینسر بن چکا ہے، خدا کی نافرمانی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پائمالی زندگی کا حصہ بن چکی ہے، گناہ پر ندامت تو کیا ہوگی گناہ کا احساس تک دلوں سے ختم ہو چکا ہے۔

بچوں سے بڑوں کا احترام ختم ہو چکا ہے، ماں باپ کی عظمت ختم ہو چکی ہے، شرم وحیا کوسوں دور تک نہیں ہے، بے غیرتی کا یہ عالم ہے کہ بھائی بہن آپس میں شرم نہیں کرتے، بڑے بوڑھوں سے بچوں کی تربیت کا ذوق ختم ہو چکا ہے، اب نصیحت آمیز واقعات کی جگہ سچی کہانیوں کی جگہ معاشرہ کو بگاڑنے والے، معاشرہ کے رِستے ہوئے ناسور پر نہایت مضر اور بدبودار نمک چھڑکا جاتا ہے، یعنی فلموں کے جھوٹے قصے سنائے جاتے ہیں، اخلاق ومروت کی جڑ اُکھیڑنے والے اخوت اور محبت کا جنازہ نکال دینے والے ڈائیلاگ زبان زد کئے جائے ہیں۔

همه جسم داغدار شد
پنبه بر جسم کجا کجا نهم

اس لئے سوچتی ہوں کہ معاشرہ کی کس کس دکھتی ہوئی نبض پر ہاتھ رکھوں، سماج کے کون سے مرض کی بات کروں، کون سے زخم پر کاپھویا رکھوں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

پتّہ پتّہ بوٹہ بوٹہ حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

ماؤں اور بہنو! ذرا سوچو غور کرو ہم سر سے پیر تک گناہوں میں ڈوبے ہوتے ہیں، ہمارا ہر لمحہ خدا کی نافرمانی میں گزرتا ہے، ہر گھڑی احکامِ شریعت کی

پائمالی ہماری عادت بن چکی ہے، پھر بھی ہم منھ لیکر بولتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم مسلمان کے نام پر دھبّہ لگاتے ہیں، ہم اپنے اپنے گریبان میں جھانکیں اور اپنا اپنا حساب کریں۔

ہماری بہنوں میں اسلام کے دوسرے ارکان کی بات تو کیا کروں ہمیں نماز جیسے اہم رکن کے فرائض اور واجبات تک یاد نہیں، تفصیل میں جانا نہیں چاہتی ورنہ تو یہ موضوع اتنا طویل ہے کہ کہنے والی کہتی کہتی تھک جائیگی لیکن یہ موضوع ختم نہیں ہوگا۔ بس اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرتی ہوں ؎

رہِ پرُخار سے بہنو! بدل جاتیں تو اچھا تھا
ڈگر یہ پرخطر ہے خود سنبھل جاتیں تو اچھا تھا

وما علینا الا البلاغ

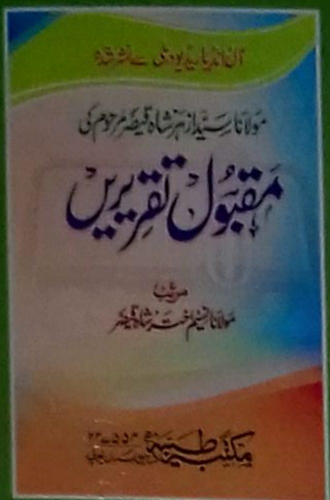

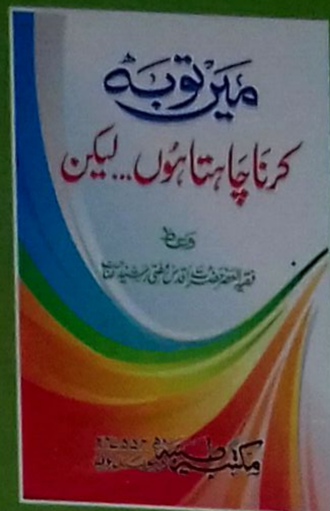

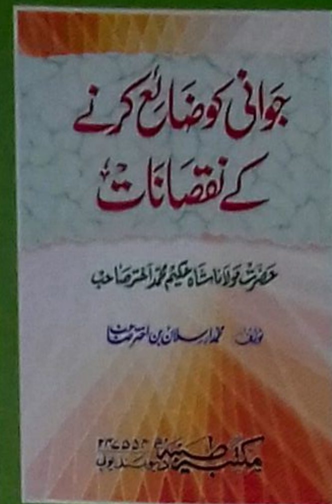

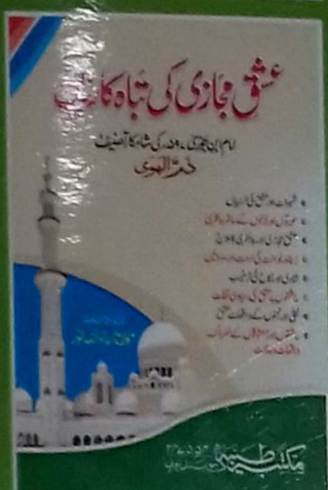

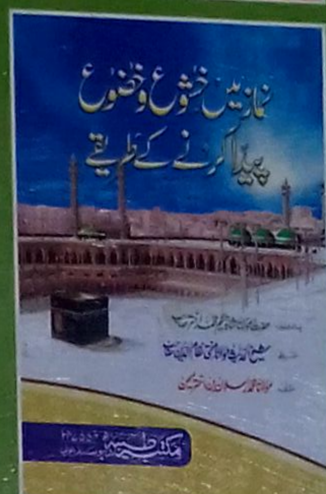

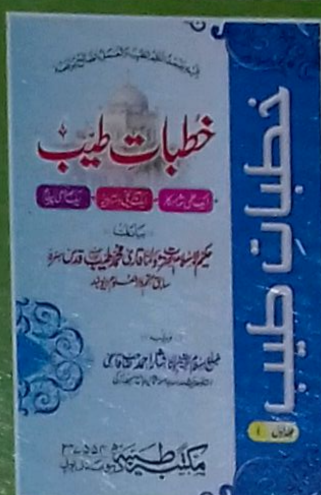

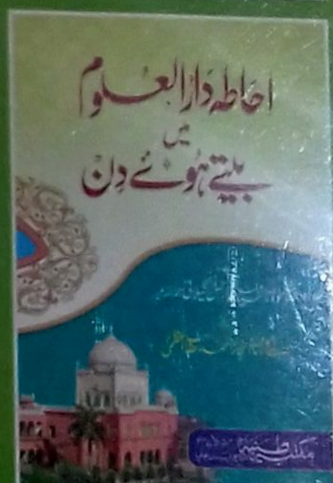

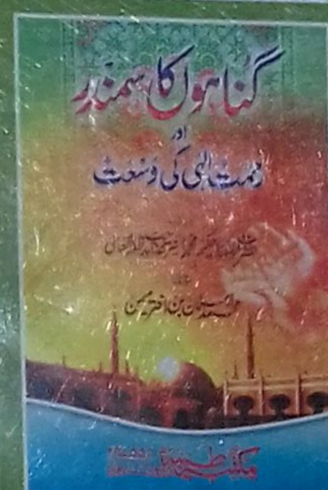

MAKTABA TAYYABA

Near Qazi Masjid, Deoband-247554, U.P. (India)

Mobile: 09412558230, 09897352213, 09557571573